بعون ملک العلام و بطفیل سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

رسالہ ہذا موسوم بہ

بحر الحکمت

مولفہ

عالیجناب مولانا مولوی محمد اصغر علی صاحب عفی عنہ
معتمد استثنات ساتولی و اسد ورتہ وغیرہ علاقہ ریاست [illegible]
حیدرآباد دکن

بتاریخ غرہ محرم الحرام ۱۳۳۱ مطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۱۲

در مطبع مجیب [illegible] طبع شد

فہرست اقوال بحر الحکمت

تمت

الحمد و نعتہ

حمدِ خدائے پاک کب بندوں سے ہو ادا
خدائے پاک کا جیسے جواب ہو نہ سکا

ایسی ہی نعتِ حضرتِ محبوبِ کبریا
کوئی نظیرِ رسالت مآب ہو نہ سکا

ہیچمدان سید اصغر علی جعفری چشتی صابری عفی عنہ
ابن مولوی میر معظم علی جعفری الچشتی مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ
مصنف کتب ریعان محبوب الصنائع وغیرہ حیدرآبادی
تعلقدار مستاجرات ساتولی واللہ درگ وغیرہ و حصہ دار

جاگیر موضع سادات گانون تعلقہ مومن آباد ضلع بیر صوبہ
اورنگ آباد عرض کرتا ہے کہ مجھکو بیشتر کتب سیر و پند
و نصایح حکمائے متقدمین کے دیکھنے کا بیحد شوق و مشغلہ ہے
اور خصوص اس مادہ مین آبائی سرمایہ کتب متقدمین بھی
حصہ مین ملا تھا لیکن یہہ سب کا سب سرمایہ طغیانی رود موسی
کے نذر ہوا۔ مین نے اکثر کتابین خاص خاص اس مادہ کی
دیکھی تھین اور یہہ اہتمام اپنا شعار امتیازی گردانکر اکثر
نصیحتون کو ان مین سے حفظ کر لیا تھا۔ بدینوجہ مجھے
اسکا خیال ہوا کہ حکمائے متقدمین افلاطون ارسطو طالیس
سقراط۔ باسیلوس و میتالس دیقیومیس دیوجانس کلبی
سولون۔ دوقودیس سیافیدس سکیبت (خاموش) وغیرہ

جن کے اقوال ابتدا مین زبان عبرانی و سُریانی

عربی فارسی و اردو وغیرہ ہر زمانہ مین لباس

مختلف السنہ پہنے ہوئے تھے ترجمون کے ذریعہ

اپنے لاجواب پند و نصایح کی دلپذیر ترتیب سے

ہر ایک بنی نوع انسان کے واسطے بلا قید مذہب

و ملت ایک سرمایہ تمدن و طرز معاشرت کا رنامہ

مدون کر گئے جنکا احسان ہر زمانہ کے لوگون پر ظاہر ہے

اور یہہ ایک عطیہ باریتعالی کا ہے جیسا کہ قرآن مجید

مین ارشاد ہوا ہے وَلَقَدْ آتَیْنَا لُقْمَانَ

الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ - ان نصایح کو چونکہ

مین نے حفظ کر لیا تھا اکثر و حضرت پیر روشنضمیر

قدوۃ السالکین معرفت و حقیقت دستگاہ قطب زمان

مولانا مولوی جناب حضرت محمد برہان الدین شاہ صاحب

قبلہ و کعبہ چشتی و صابری ادام اللہ فیوضہم خلیفہ قطب الاقطاب

حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی صابری شاہ خاموش صاحب قبلہ

قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت مین اس غرض سے حاضر ہوا

کہ ان نصایح کو کم از کم چار پانچ ساعت کے عرصہ مین

سمع مبارک مین پہنچا کر مستر صد ارشاد رہون حضرت نے

براہ خادم نوازی جو غلام کے حال پر مبذول ہے

زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ جو کچہ عرض

کرنے آیا ہے بیان کر بہ تعمیل ارشاد حضرت روشنفمیر

خادم نے فوراً اون نصایح کو عرض کر دیا بعد سمع زبان

فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ اِن سراپا منفعت نصایح

کو عام فیض رسانی کے لحاظ سے شایع کردیے کہ فلاح

دارین کے لیئے یہہ گنجینۂ بے بہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب تجھے

جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسیکے علاوہ چونکہ عند الواقع یہ نصایح

و اقوال بلا تکلف میری زبان سے دوست و احباب وغیرہ

کے سامنے ظاہر ہوتے تھے میرے عزیز قریب احباب ان

مفید و برجستہ کارآمد اقوال کو سُنکر خصوصاً میرے چچا زاد

بھائی عزیزی میر شبیر حسین صاحب صیغہ دار محکمہ آبکاری

بلدہ و برخوردار سید محفوظ علی جعفری سلّمہ اور میرے داماد

حکیم سید شاہ ولی الدین صاحب سلمہ نبیرہ حضرت سید شاہ ابراہیم رضا صاحب

چشتی الفخری قدس سرہ اسپر مصر ہوئے کہ یہہ ایک بیش بہا گنجینہ ہے

کب تک قوت حافظہ کے حفظ مین رہیگا اِس لیئے
انکو ایک کتابی صورت مین مدون کردیا جاے تو
مناسب ہے اسلیئے اُن کو انتخاب کیا کہ مختصر و مفید
ہین یہہ امر ظاہر ہے کہ اِس مادہ مین صدہا بلکہ ہزارہا
کتب مختلف طریقہ پر ہر ایک زبان مین تصنیف و تالیف
پاچکے ہین لیکن اُنکے معاینہ سے جو خاص منشا و مطلب
او رفوائد حاصل ہونے چاہیئین نہین حاصل ہوسکتے
بقول کسی حکیم کے کہ (ایک شخص نے کسی حکیم کے
سامنے بہت ہی طولانی گفتگو کی۔ اُس حکیم نے اُس
شخص سے کہا کہ تمھاری تقریر کے اوّل کو تو مین دیر ہوجانے
کے سبب بھول گیا اور اُس کے آخر کو اوّل سے

میل نہ کھانے کے باعث نخلین سمجھا) مین نے یہہ اہتمام

کیا کہ اِن منتخب نصایح کو چند فصلون پر منقسم کرون اور

ہر ایک فصل مین منتخب نصایح کے اجتماع کا التزام

رکھون گو ہر ایک فصل کی نصیحتون کے مماثل صدہا اور

بھی پند موجود ہین لیکن اُنہین سے بھی بعض ایسے انتخاب

کرکے تالیف مین شامل کیئے گیٔے کہ اگر اُن کے مضامین کا مقابلہ

اور نصایح کے ساتھ بھی کیا جایٔے تو اُنکا بھی وہی ماحصل ہو

اور زیادہ تر اس مین اسکا التزام رکھا گیا ہے کہ یہہ نصایح

ہر ایک زمانہ کے بنی نوع انسان کے لیٔے بلا قید عمر یکسان

مفید ہون اور ہر ایک شخص انکو حفظ کرنے کا بھی ارادہ

کرلے تو تھوڑے عرصہ مین وہ بالکلیہ اپنے اس مقصد مین

کامیابی حاصل کرسکتا ہے جس سے یہہ صحیح فائدہ ہوگا
کہ جب کبھی کسی موقع پر اُسکے عمل کی ضرورت پیش آئے
تو بلحاظ اُن اقوال کے جن کی تقسیم کئی فصلوں پر کیگئی ہے
اپنے خیالات کی اصلاح پر قادر ہو جائے کا جس مین فلاح
دارین مقصود ہے اس لیئے اقوال مذکور کے حفظ کرنیکی
غرض سے ایک فہرست ایسی کہ اُسمین ہر نصیحت کا سر جملہ
بقید نمبر و صفحہ مرقوم ہے درج فہرست کیا گیا ہے کہ
ذہن نشین ہونے مین آسانی ہو۔ ہان یہہ امر بھی میرے
مد نظر رہا ہے کہ یہہ ان تمام اقوال و نصایح کا دوسری زبانون
مین بھی ترجمہ کروں تاکہ ہر ایک قوم و ملت کے انسان اُن سے
باسانی فائدہ حاصل کرسکین۔ مین نے اپنی اس حقیر تالیف کو

اپنے پرجوش عقیدت و دلی مسرت سے بہ یادگار

تخت نشینی اعلحضرت قدر قدرت قوی شوکت نظام الملک

آصفجاہ سابع نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطان دکن

خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے منسوب کرکے اسکا نام (بحر الحکمت)

رکھا ہے اور بہ سرپرستی عالیجناب ناگا ریڈی صاحب

ولد راجہ لچھما ریڈی دیسائی تعلقہ یلاریڈی پیٹھ ضلع

نظام آباد صوبہ گلشن آباد میدک جو میرے محسن اور

علم دوست ہونے کے علاوہ قدردان سخن بھی ہیں

شایع کیا ہے پس اب میں اپنے اس ناچیز التماس کو

اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ حضرت حکیم علی الاطلاق

جلت کلمتہ میرے اس مختصر رسالہ کو مقبول عام فرماکر

سے مجھے جزائے خیر عطا فرمائیے۔ آمین یارب العالمین۔

ارباب دانش وفضل وکمال سے استدعا ہے کہ

اگر بتقاضائے بشری کوئی غلطی یا سہو ملاحظہ فرمائیں تو

کرم عمیم سے معاف فرماویں کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

المؤلف اضعف العباد

میر اصغر

میر اصغر علی عفی عنہ حیدرآبادی

تعلقدار سمستانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید

(۱) کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدت پر کیا دلیل ہے۔ اُس نے کہا کہ جو دلیل مین ایجاد کرونگا وہ اُسکی مخلوقات سے زیادہ اُسپر دلالت کرنیوالی نہوگی۔

(۲) شکر بندہ کے لیئے خدائتعالیٰ کا عطیہ ہے۔

(۳) خدا کا خوف، کامیابی کی چوٹی، اور پرہیزگاری فضائل کی کونجی۔

(۴) جسمانی لذتون مین جو کمی واقع ہوتی ہے وہی معرفت کی لذتون کو بڑہاتی ہے۔

(۵) جو نعمت کي ناشکري کرے وہ آيندہ نعمتون سے چہين

لي جانے اور اُس سے زيادہ محروم کيے جانے کا سزاوار ہے

بادشاہون کو کن اوصاف سے متصف ہونا چاہيے

(۶) بادشاہ کو عمر کے لحاظ سے نہين بلکہ خصلتون کے لحاظ سے

منتخب کرنا چاہيے کيونکہ کبھي بوڑہے مين وہ خصلتين نہين ہوتين

جن کا ہونا لازمي ہے اور جوان مين ہوتي ہين۔ جو صفت

بادشاہ مين سب سے پہلے تلاش کيجاتي ہے وہ سچائي ہے کيونکہ

اميد رکہنے والون کي رغبت اور ڈرنے والون کي دہشت

اسي پر موقوف ہے۔

(۷) جب کسي سلطنت مين حکيمون اور قاضيون سے

بے پروائی جائیز رکھی گئی تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ اُس پر ادبار آچکا اور زوال قریب ہے۔

(۸) ظالم بادشاہ کا زمانہ عادل بادشاہ سے کوتاہ ہوتا ہے اسلیئے کہ ظالم خراب اور عادل درست کرتا ہے اور بمقابلہ درستی کے خرابی بہت جلد ہو جاتی ہے۔

(۹) تم کسی بادشاہ کی خدمت مین رہو تو تمہاری سلامتی اُسی مین ہے کہ نہ اُسکے جانور پر سوار ہو اور نہ ایسے شخص کو نوکر رکھو جو اُسکی خدمت کے سزاوار ہو۔

(۱۰) اپنے بادشاہ کے پاس ڈہیی دیئے ہوے رہو کیونکہ نہ تم ہی اُسکے بڑے کام کیے ہوا ور نہ

تمہیں پر اُسکا دار و مدار ہے۔

(۱۱) بادشاہ کا اپنے مخصوصون کی برائی چاہنا اور جو اُسکی معاملہ سے واقف کار ہون اُنکے مشورے کو ہیچ سمجھنا اُسکے ادبار کی دلیل ہے۔

(۱۲) عدل کو آرایش اور پارسائی کو پوشاک بناؤ مراد کو پہنچوگے۔

(۱۳) بادشاہ وہ نہین جو غلامون اور عامیون کا بلکہ شریفون کا مالک ہو۔ اور مال دار وہ نہیں جو مال جمع کرے بلکہ جو مال کا انتظام کرے۔

(۱۴) بہترین بادشاہ وہ ہے جس کا ذکر انصاف کے ساتھہ باقی رہے اور اُسکے بعد والے اُسکے

فضائل کو دل پسند سمجھین۔

(۱۵) بہترین رعیت وہ ہے جو بادشاہون کی سختیان جھیلنے مین سب سے بڑھکر ہو اور رعیت کی فرمان برداری وزیرون کی راستی کی دلیل ہے۔

(۱۶) جب رئیس پر نصیحت گران گزرے اور ناصح کی بات نہ مانے اور اصرار کرے۔ محکمۃ کو جھٹلائے توکل اور تفویض اختیار کرے اور دشمنون کی کوشش کو حقیر سمجھے تو اُس سے بہت جلد اپنی چھٹکارے کی فکر کرو۔

شرح فضائل شرفا

(۱۷) شریف کے حملہ سے بچو جب کہ

وہ بہوکا ہو - اور کمینے سے جب کہ وہ

آسودہ ہو -

(۱۸) شریف اپنے سارے شناساؤن کو لیکر

اوپر چڑہتا ہے اور کمینہ صرف اپني جان کو لیکر -

(۱۹) جو تمہارے وعدے کو خوبي کے ساتہہ برداشت

کرے گا وہ تمہاري سختیون کو بہي خوبي کے ساتہہ

جہیلے گا -

(۲۰) شریف کے ساتہہ احسان کرنا اُس کو معاوضہ

دینے پر آمادہ کرتا ہے اور کمینے کے ساتہہ اُسکے

دوبارہ سوال کا باعث ہوتا ہے -

(۲۱) شریف آدمي رئیس کے تخلیئے مین اپني ذاتي

فائدے پر تمہارے فائدہ کو مقدم رکھیگا اور اُس نے
جو تم سے وعدہ کیا ہے اُس کا ذکر اُس سے ضرور
کریگا اور کمینہ اُس کا فائدہ اپنے ہی ذات کو پہونچیگا
(۲۲) جس نے اپنی نسبی شرافت مین اپنی ذاتی
شرافت بھی ملائی تو اُس نے اپنے ذمے کا حق
ادا کیا اور جس نے اپنے ذات سے غفلت اور
اپنے باپ داداؤن کی شرافت پر اکتفا کیا تو
اُسنے اپنے بزرگون سے بدسلوکی کی -
(۲۳) عزت دار دل وہی ہے جو مفلسی کے
سبب ذلت نہ اٹھائے -
(۲۴) آدمی جب تک اپنے بدخواہون کا

خیر خواہ نہو اُس کی نیکی کمال کو نہین پہونچتی۔

(۲۵) جس نے اپنے نفس کو قابو مین نہ رکھا وہ اور بہت سے لوگون کو کیا قابو مین رکھیگا۔

(۲۶) شریف پر جسقدر بوجھہ لاد دوگے وہ سب اُٹھا لیگا اور اُس کو اپنی عزت کی زیادتی سمجھیگا لیکن اگر اُس کی آزادی مین ذرا سی بھی کمی چاہوگے تو وہ اُس کو جائز نرکھیگا اور نہ مانیگا۔

(۲۷) جس شخص مین ذاتی و آبائی شرافت نہو اُس کو اپنے برابر سمجھنا اور جس چیز کا اتفاق سے مالک ہوا ہو اور اُس کو کوشش سے حاصل نہ کیا ہو اوسپر شیخی نہ کرنا شریف کی شرافت ہے۔

(۲۸) شریف کے خصائل مین داخل ہے کہ اپنے مافوق کی رضا جوئی مین جسقدر تکلیفین برداشت کرے اُس سے زیادہ اپنے ماتحت کی نیک خواہی مین۔ اور اپنے قوی کی جسقدر باتین برداشت کرے اُس سے زیادہ اپنے سے ضعیف کی۔

(۲۹) راز پوشیدہ رکھنا۔ رشک اٹھا دینا۔ اور احسانکو ظاہری حالت پر قبول کر لینا۔ انسان کی امانت کمال ہے۔

(۳۰) تمہارے ساتھ جو احسان ہو۔ اوس کو یاد رکھو اور تم جو احسان کرو اوس کو بھول جاؤ۔

اخلاقی صفات

(۳۱) اگر یہہ چاہتے ہو کہ لوگ تم کو ہمیشہ دوست رکھین تو
اپنے اخلاق درست کرو۔

(۳۲) عمدہ صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو وہ ایک
دوسرے سے محبت کے ساتھہ ملاتی ہین۔ اور بُری
صفتین جن مین پائی جاتی ہین اُن کو باہمی نفرت و
عداوت کے ساتھہ متفرق کر دیتی ہین۔ جیسا کہ سچا
سچے سے دوستی کرتا ہے اور راحت پاتا ہے۔
اور ویسا ہی خوش اخلاق خوش اخلاق سے۔ اور
برعکس اُسکے جھوٹا جھوٹے سے بغض رکھتا ہے اور چور

چور سے ڈرتا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنے

ساتھی کے سایہ سے بہاگتا ہے۔

(۳۳) معاف کر دینے کے بعد گناہ پر عتاب کرنا احسان کو ذلیل کرتا ہی

(۳۴) اپنے محسن اور روا ین سے خندہ روی سے ملو کیونکہ یہہ تمہارے آقا ہین

(۳۵) کام مین تیزی نہین بلکہ خوبی کو مد نظر رکہو کیونکہ

لوگ کام کی مدت نہین پوچہتے وہ تو عمدگی ہی کو دیکہتے

ہین۔

(۳۶) ہر اچہی صفت کا بازار کسی نہ کسی وقت

مندا پڑہ جاتا ہے۔ البتہ امانت کا کہ ہر قسم کے لوگون

مین اس کا چلن ہے۔ اور جس مین یہہ صفت پائی جاتی

ہے اُس کی بزرگی مانی جاتی ہے۔ غایت یہہ ہے

کہ جو برتن خشک کرنے والا نہین ہوتا وہ اور برتنون سے

زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

(۳۷) جب کسی آدمی نے کسی بہلائی کے وعدے کو

وفا کیا تو اُس نے بخشش اور راستی دونون کے

فضیلتین ایک ساتہہ حاصل کین۔

(۳۸) جب تمکو کوئی ایسی نعمت ملجائے جس مین تمہاری

ضرورت سے زیادہ مقدار شریک ہو تو سمجہہ لو

کہ اُس مین اورون کا بہی حصہ ہے اس لئے اُسکے

خرچ کرنے مین جلدی کرو تا کہ اچانک چہن جانے

سے محفوظ رہو

(۳۹) جب کہ تمسے اور کسی ایسے شخص سی جہگڑا ہو

جس سے تمہاری شناسائی تھی تو تمنے جو کچھہ اُس کی مدد کی ہو ہرگز اُس کی طرف اشارہ نکرو اور نہ ایسی برائی کا ذکر کرو جس سے اُس نے تم کو آگاہ کیا ہو اور تم اُس سے صلح کر لینے مین نہ شرماؤ کہ احوال بدلتے رہتے ہین۔

(۴۰) لوگون کے پاس جو کچھہ ہو سب نہ لے لو بلکہ جس کی سب حقیقتین پسندیدہ ہون اُس سے تو سب لے لو اور جس کی ایک آدہ بات اچھی ہو اُسکی وہی بات لو۔

(۴۱) جب تم کو تمہاری درستی کے لیئے نصیحت کیجائے تو وہ ہیئت اختیار کرو جو طبیب کے سامنے مریض کی ہوتی ہے۔

(۴۲) جو شخص تم سے محبت بھی کرے اور تم کو صلاح بھی دے۔ اُس کی تم محبت کے ساتھہ اطاعت بھی کرو۔

(۴۳) کون سی خصلتوں کا انجام بخیر ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ والدین کے ساتھہ احسان کرنا۔ اور قبول ادب۔

(۴۴) جس کی حالت اچھی ہے دوستوں کی اُسکو کیا کمی ہے۔

(۴۵) جس کا فعل اچھا ہے ساری دنیا اُس کا وطن ہے۔

(۴۶) اپنی ستایش سے زیادہ دوستوں کی

مدح سرائی کرو ۔

تلقین ادب

(۴۷) صاحب ادب کو چاہیے کہ بے ادب کو مُنہ نہ لگائے جیسا کہ ہوش والے کو مدہوش سے تکرار کرنا زیبا نہین ہے ۔

(۴۸) جب تم کو کسی کا مؤدب بنانا منظور ہو تو اُسکو خوشحالی زندگی سے روکو اور فقیرانہ وضع کی عادتین سکھاؤ کیونکہ جب وہ جسم کی زیب وزینت سے الگ ہو جائیگا تو جان وزبان کی آراستگی کا طالب ہوگا

(۴۹) جاہل مین ادب کا آجانا ویسا ہی بعید ہے

جیسا کہ آگ کا پانی مین روشن ہونا۔

(۵۰) بدکار کی تعظیم کرنی اُس کی بدکاری مین مدد کرنی ہے۔

(۵۱) جو شخص تم سے باتین کرے اُس کا قطع کلام نہ کرو۔ کیونکہ یہہ ادب کے خلاف ہے۔

انصاف کی خوبی

(۵۲) حق رسان اور انصافور مین کیا فرق ہے

حق رسان تو ہر حقدار کا حق جو اُس کے ذمہ ہوتا ہی عطا کرتا ہی۔ اور انصافور وہ ہے جو ہر حقدار کا حق اورون سے دلواتا ہے۔

مشورہ کا فائدہ

(٥٣) تم سے کم علم کی رائے تمہارے لئے ذاتی رائے سے بہتر ہے۔

(٥٤) اپنے معاملات مین ایسے شخص سے مشورہ کرو جسکو اُنمین وہی جوکہون اٹہانی پڑے جو تمکو اٹہانی پڑی ہے اور مشورے مین وہ تمام باتین اُسکے سامنے پیش کرو جس کی فکر مین تم ہو ورنہ جتنی باتین تم اُس سے پوشیدہ رکہوگے اُن مین کے اندازسے اُس کی رائے مین کمی رہیگی۔

(٥٥) مشورہ رائے کو لغزش سے اوسی طرح پاک

کر دیتا ہے جس طرح آگ کہوٹ کو سونے سے۔

(۵۶) ہرگز بغیر وصیت کیئے رات کو نہ سؤو رات کو مشورہ کیا کرو کیونکہ رائے باعتبار دن کے رات کو خوب قایم ہوتی ہے

(۵۷) بزدل کی رائے بزدل۔

صبر کے فوائد

(۵۸) جب کسی پر مصیبت آجائے تو اوس کو اون بڑی بڑی مصیبتون پر غور کرنا چاہیے جو بہتیرے لوگون پر آئی ہین تاکہ اوس کا غم کم ہو۔

فضیلت قناعت

(٥٩) قناعت کرو غنی ہو جاوگے - دنیا پر نہ جھگڑو کہ تم کو اوس مین بہت تھوڑا رہنا ہے -

(٦٠) جس مین قناعت نہین مال سے اُسکی امارت نہین بڑہتی اور جس مین ایمان نہین درایت سے اُس کی بزرگی نہین بڑہتی -

(٦١) تونگری کیا چیز ہے - شہوات کی پیش خدمت ہر روز کی فکر - وغم - دلپسند برائی -

وقت کی قدر کرو

(٦٢) کسی کام کو اُس کے وقت سے نہ ٹالو کیونکہ

جس وقت پر تم اُسے ٹال لیتے ہو اُس کے لئے بھی کوئی
کام ہوگا اور ہجوم کار کی اُس مین گنجایش نہین ہے کیونکہ
جب بہت کام ایک ہی وقت مین آن پڑتے ہین تو
اون مین خلل راہ پاتا ہے۔

حفظ محبت

(۶۳) جب معشوق تمہارے مفرد مرکب پر چھا جائے تو
تمہارا چھٹکارا اُس سے بہت مشکل ہے۔

مذمت حرص

(۶۴) لالچ ایسی ذلت کا سبب ہوتا ہے جو کبھی نہین جاتا

(۶۵) ہر وقت اور ہر حال مین امید و آرزو کے گھوڑون پر سوار نہ ہو کیونکہ اکثر یہہ آدمی کو آسانی سے برائی کے طرف لیجاتی ہین۔

نتائج خصائل بد

(۶۶) برائی کو کان دہر کر سننے والا بھی برائی کرنیوالیکا شریک ہے۔

(۶۷) جب تم کوئی حاجت پیش کرو تو امید جتنی باتون کو تمہارے سامنے پیش کرے سب کے سب کو پیش نظر نہ رکھو ورنہ حرص مین خراب ہوگے اور عاجزی و فروتنی مین حد سے گزر جاؤگے

(۶۸) جس نے چغلخوری میں بسر کی اُس کا رنج بڑھا۔

(۶۹) سب سے بُری باتیں یہہ ہیں۔ چغلخوری میں سچائی معذرت میں تنگ طلبی۔ شرافت کی باعث سوال نہ کرنیوالے کے ساتھ بخل۔ اور جس کے شر کا کھٹکا ہو اُس کے سر ہو جانا۔

دشمن سے حذر

(۷۰) اپنے دشمن کو حقیر نہ سمجھو ورنہ تمہاری اندازہ سے زیادہ بلائیں تم پر آپڑینگی۔

(۷۱) جب تمہارا دشمن مشورہ لیے تو اُس کو صحیح مشورہ دو کیونکہ جب تم سے اُس نے مشورہ لیا تو

تمہارا دشمن نہین رہا دوست ہوگیا۔

(۷۲) جب تم دشمن کے مقابلہ مین آؤ تو اُسکے بارےمین غصہ کی پیروی سے پرہیز کرو کیونکہ یہہ اُس سے بڑھکر تمہارا دشمن ہے۔

(۷۳) جس کو تم نے دشمن بنا پایا ہے اُس کے ظلم و زیادتی کو غور سے دیکھتے رہو گو وہ چھوٹی ہی کیون نہون اور جبتک اُس کو صفائی یا اصلاح کے ذریعے اپنے سے نہ مٹاؤ آرام نہ لو۔

(۷۴) جب تم اپنے دشمن سے برائی کرنا چاہو تو اُس کے اخلاق کو دریافت کرو تو تم کو معلوم ہوجائیگا کہ سب کے سب کامل نہین ہین ضرور ہے کہ اُن مین کچھ

نقص بھی ہو پس اُس کی کمزوری سمت سے اپنی تدبیر کو
پہنچاؤ کبھی خالی نہ جائیگی۔

(۷۵) ضرر پہنچانے والے دوست اور دشمن مین
کچھہ فرق نہین۔

کمینہ پن سے بچو

(۷۶) جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری تعریف مین وہ
خوبیان بیان کرے جو تم مین نہین ہین وہ تم سے ناخوش
ہو کر تمہارے متعلق وہ برائیان بھی ظاہر کریگا جو
تم مین نہین ہین۔

(۷۷) شریر آدمی لوگون کی برائیون کو ہی تاکتے ہین

اُن کی خوبیون کو چھوڑ دیتے ہین - جس طرح مکھی جسم کے
خراب ہی جگہ مین بیٹھتی ہے اور اچھی کو چھوڑ دیتی ہے -
(۷۸) جس کی ہمت تمہاری ہمت سے پست اور جس کی
حرص تمہاری حرص سے زیادہ اور جس کی چالین تمہاری
چالون سے بڑی ہوی ہون اُسکی طرف راغب نہو -
(۷۹) اگر گالیان دینے والا کمینہ ہو تو گالیون کا معاوضہ
گالیون ہی سے کرنے والا بھی کمینہ ہے -
(۸۰) آدمی کو جب اپنی بساط سے بڑھکر دنیا ملجاتی ہے تو
لوگون کے ساتھہ اُس کا برتاؤ بُرا ہو جاتا ہے -
(۸۱) جب بادشاہ کی توجہ یا تم کسی حکومت پر
پہنچ جانے کے باعث پھولے نہ سماؤ تو سمجھہ لو کہ تم کو

نشہ کا چڑہنا شروع ہو گیا اور اُس کی انتھا یہہ ہو گی کہ لوگونکو
تم بے وقعت سمجہنے لگوگے۔

دوستی کی فوائد

(۸۲) جب تمہارے کچھہ دوست ہین تو سمجہہ لو کہ
تمہارے پاس خزانے ہین۔

علم کی مدح

(۸۳) کسی نوجوان نے ایک حکیم سے پوچہا کہ اسقدر
علم تمنے کہان سے سیکہے۔ اُس نے کہا جتنی شراب کا
تو نے ناس کیا ہے اُس سے زیادہ مین نے

تیل خرچ کیا ہے۔

(۸۴) علم مالدارون کیلئے آرایش ہے اور محتاجون کیلئے وجہ معاش جس سے وہ اپنی شریفانہ زندگی بسر کر سکتے ہین۔

(۸۵) سقراط علم موسیقی سیکہتا تھا۔ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تم کو سفید داڑہی لیکر سیکھتے شرم نہین آتی۔ اُس نے کہا کہ سفید داڑہی لیکر جاہل رہنا اُس سے بدتر ہے۔

(۸۶) ایک بوڑہا علوم سے واقف ہونا چاہتا ہے لیکن شرماتا ہے اُس سے کہا کہ اے شخص تجہے شرم آتی ہے کہ جس حالت مین تو آخر عمر مین ہے اُس سے

افضل ہو جائے۔

(۸۷) نفس علم کا زنگ ہے۔ اور جبتک کوئی چیز زنگ سے صاف ہو اُس پر رنگ نہین چڑہتا۔

(۸۸) جس نے چہٹپن مین علم کو دوست رکھا وہ بڑا ہو کر عالم ہوا۔

(۸۹) اگر تم مال کے طالب ہو تو اُس کا حال سنیتے رہنے سے اُس کے حاصل کرنے مین زیادہ زمانہ صرف کرو۔ اور اگر علم کے جویا ہو تو اُس کے جمع کرنے سے اُسکی مشق اور اُس مین غور و فکر کرنے مین زیادہ وقت لگاؤ

جہل کی خرابی

(۹۰) جاہلون سے ثواب کا وقوع مین آنا ایسا ہے

جیسا عالمون سے خطا کا۔

(۹۱) جاہل جب کوئی علم کی بات سیکہتا ہے تو وہ علم بہی بدل کر جہل ہوجاتا ہے جسطرح کہ اچہی غذا بیمار کے پیٹ مین جاکر فاسد بنجاتی ہے۔

(۹۲) انسان بغیر عقل کے گویا بیجان مورت ہے۔

(۹۳) نصیحت جاہل کے ایک کان سے آتی ہے اور دوسرے کان سے چلی جاتی ہے۔

(۹۴) نادان کو اپنے دائمی دل کی نادانی کی تکلیف اوسیطرح محسوس نہین ہوتی جسطرح متوالے کو اپنے ہاتہہ پاؤن مین چبہے ہوے کانٹون کی۔

(۹۵) برے کی صحبت مین نہ بیٹہو کیونکہ تمہاری طبیعت

اُسکی خوبو چرالیگی اور تم کو اُس کی خبر نہ ہوگی۔

(۹۶) جو ایسی چیز کا طالب ہو جس کی انتہا نہین وہ جاہل ہے۔

(۹۷) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کی طبیعتون کو بُخل و برائی کیطرف لے آتا ہے

(۹۸) بے عقل کو تعلیم کرنی اُس کی عمر کو ضایع کرنا اور ناشکرے کیساتھہ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے

(۹۹) کسی شخص سے ایسے آدمی کے سامنے ہرگز مناظرہ نہ کرو جو اپنی وجاہت اُس کے سامنے قایم رکھنا چاہتا ہو کیونکہ اگر تم موجودگی مین اُس کی

خطا سے بیچے رہے تو غیبت مین ہرگز نہین بچ سکتے

(۱۰۰) جب زمانہ مین خرابی آجاتی ہے تو شریف خصلتین بے قدر او رمضر اور کمینہ خصلتین قابل قدر ومفید ہوجاتی ہین۔

(۱۰۱) جو شخص اپنے بہائیون کے چھپے ہوے عیبون کی تجسس مین رہیگا وہ ہرگز سردار نہین کہلا سکتا

(۱۰۲) جس کو نفسانی خواہشون نے اپنا غلام بنا رکھا ہے اُس کا صاحب فضل ہونا بہت دور ہے۔

(۱۰۳) جو دنیا کی محبت مین حد سے گزر گیا وہ محتاج ہوا

(۱۰۴) لوگون کے سامنے آبرو کہوئی بھی بڑی موت ہے۔

(۱۰۵) جلد غصہ آجانا درندون اور بچون کی خصلت ہے

(۱۰۶) ایک طالب علم پڑہنے مین کاہلی کرتا تھا اُس سے کہا کہ میان لڑکے اگر پڑہنے کی مشقت نہین اٹھائی جاتی تو جہالت کی بدبختی اُٹھانی پڑیگی۔

سخی کی فضیلت

(۱۰۷) سخی وہی ہے جو شریف کو سوال سے بچانے کیلئے بے مانگے دیے۔

(۱۰۸) سخی کون ہے۔ جو اپنے مال مین سے سخاوت کرے اور دوسرے کے مال سے اپنے آپ کو بچائے۔

(۱۰۹) سخی مرتے وقت بخیلون پر ہنستے ہین اور بخیل افلاس کے وقت سخیون پر آوازے کستے ہین۔

(۱۱۰) سخی مال جمع کرتے وقت بُخل کرتا ہے اور اُسوقت اُس پر سُوال گران گزرتا ہے کیونکہ جمع کرنیکا راستہ اور ہے اور خرچ کرنے کا اور۔

بُخل کے ضرر

(۱۱۱) کنجوس سے سُوال کرنا آبرو کہونی ہے اور جاہل کو سمجہانا اُس کے جہل کو بڑہانا ہے۔

(۱۱۲) بخیل جس قدر مال مین بُخل کرتا ہے اُسیقدر آبرو مین سخاوت۔

(۱۱۳) بخالت بزرگی کو مٹاتی اور جان کو ہلاکت کا نشانہ بناتی ہے۔

(۱۱۴) مال کی محبت کا نتیجہ لعنت و ملامت ہے۔

(۱۱۵) بخیل اپنے یہان آنیے والون مین سب کو اپنا بہائی سمجہتا ہے کیونکہ وہ یہہ نہین چاہتا کہ اُن لوگون کیے اُس کو بزرگ سمجہنے کیے باعث اُس کو اُن کیے ساتہہ احسان کرنا پڑے۔ اور سخی لیے اپنے یہان آنیے والون کا سردار بنجاتا ہے تاکہ ان کو اپنے بزرگ سمجہنے کا صلہ دیے۔

ظلم کی قباحتین

(۱۱۶) جب تم کسی ظالم سے معاملہ کرو تو اُس کیے

مقابلہ مین محبت قایم کرنے کے ساتھہ اُس کی خوشنودیکا
بھی لحاظ رکھو اور اپنے کام کی دھن مین اُس کو کوئی
ایسی چیز نہ بتاؤ جسپر قانون وغیرہ کی روسے وہ
اُس شیئے کو گھما پھرا کر اپنے ہی مطلب پر لیے آئے
جس کے باعث تم کو اُس سے بدلا لینا دشوار ہو جائے

(۱۱۷) جو لوگون پر جبر کریگا لوگ اُس کی
خطا کے خواہان رہینگے۔ جو ملامت مین افراط کریگا
لوگ اُس کے جینے کو ناپسند کرینگے۔

عاقل کے فوائد

(۱۱۸) عاقل کو چاہئے ہے کہ اپنی بھلائی کے لیئے آدمی

منتخب کر لیے جس طرح کہ صاف و ستھری زمین
کاشت کے لیئے منتخب کر لیتا ہے۔

(۱۱۹) عاقل کو خوشگوار غذا کے وقت ناگوار دوا کو
بھی یاد کر لینا چاہیئے۔

(۱۲۰) یہہ کیونکر معلوم ہو کہ مین حکیم ہو گیا ہون
جب تم اُس حالت پر پہنچو کہ جو رائے تم دو اُس پر
تم کو گہمنڈ نہ ہو اور گناہ کے وقت غصہ تم کو جامہ
سے باہر نہ کر دے۔

(۱۲۱) عاقل کو چاہیئے کہ اپنی احتیاط کا رخ
بدون کی طرف اور اطمینان کا نیکون کی طرف رکھے

(۱۲۲) جب کسی شخص مین دو باتین مجتمع ہون یعنے

رائے مین تم سے بڑہکر اور امانت مین پورا تو

وہ اِس لایق ہے کہ تم اُس کی بات مانو اور

اُس کی تقلید کرو۔

(۱۲۳) عاقل کو چاہیے جس حال مین ہو اُس سی

زیادہ کے لئے کسب کرے اور اُسی کی نوکری کری

جس کے اخلاق اُس کے اخلاق سے ملتے جلتے ہون

(۱۲۴) حکیم نیکوکار کسی کو دہوکا نہ دیگا اور دانشمند

کامل کسی سے دہوکا نہ کھائیگا۔

(۱۲۵) عاقل کو چاہئے کہ اپنے کسی کام مین عقل و

صبر کی پیروی سے الگ نہو۔ اسلئے کہ اگر مطلب

حاصل نہ ہوگا عذر تو ہاتہ آجائیگا۔

(۱۲۶) عاقل کو چاہیئے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے مین نرمی اور فضولیات سے احتراز کرے۔ کیونکہ جونک جسقدر آہستگی کے ساتھہ خون چوستی ہے۔ مچھر بےچینی و شور وغل کے ساتھہ اُس قدر خون نہین پیتا۔

(۱۲۷) عاقل کو چاہیئے کہ اپنے دوست کی دوستی کو اچھے برتاؤ اور عمارہ رکھہ رکھاو کے ذریعہ سے پرورش کرتا رہے جسطرح مان نوزائیدہ بچے کی اور مالی اپنے لگائے ہوئے پودے کی پرورش کرتا ہے اور جیسی اُس کی پرداخت ہوگی ویسی ہی اُس مین بہار و تازگی آئیگی۔

(۱۲۸) کون حیوان سب سے اچھا ہے۔

ادب سے آراستہ انسان۔

(۱۲۹) فروتنی بزرگی بڑہاتی ہے اور نخوت گمراہی کی راہ دکہاتی ہے۔

(۱۳۰) ان چیزون پر ہرگز رشک نہ کرنا چاہیئے ناانصاف بادشاہ۔ ناجائز دولت والے مالدار بے موقع راست گفتاری کی بلاغت۔ بے راہ وبے سخاوت۔ اور بے خوف خدا اطاعت۔

(۱۳۱) حکمت کا پتہ گفتگو کے وقت چلتا ہے۔ اور شجاعت کا غصہ کے وقت۔ اور پارسائی کا شہوت کے وقت۔

(۱۳۲) کسی حکیم سے پوچہا گیا کہ تجہے غم کیون نہین ہے

اُس نے کہا کہ دنیا کی کسی ایسی چیز کا میں مالک
ہی نہیں ہوں کہ جس کے چلے جانے سے مجھے غم ہو
(۱۳۳) سقراط سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کم عقل
عورت کیونکر پسند آئی - اُس نے کہا اس لیئے
کہ میں اُس کے ذریعہ سے اپنے نفس کو ذلیل کروں
اور میرے اخلاق خاص و عام کیلئے درست ہو جائیں
(۱۳۴) آدمی کو اُس کے فعل سے جانچو نہ
کہ قول سے -
(۱۳۵) بھاری کام کرو بھاری سامان جمع نکرو -
(۱۳۶) جو تم سے سختی کرے اُس کی تعریف
کرو نہ کہ جو نرمی و چاپلوسی کرے -

(۱۳۷) آدمي کو مصيبتون مين اپنے بہائي اور قرابتدارون اور خاص دوستون پر بہروسہ کرنا چاہئے ۔ قول وقرارمين راستبازون پر ۔ افلاس مين نيکوکار بي بي پر ۔ اور مرتے وقت اپنے اُن نيکيون پر جو پہلے سے کر رکہي ہين ۔

(۱۳۸) عاقل کو چاہئے کہ جب کوئي امر ناگوار پيش آجائے تو عقل سے اُس کي ايسي تدبير کي جائے کہ غم کا قلع قمع ہو جائے ۔

(۱۳۹) دانشمند کو چاہئے کہ زمانہ کے ساتہہ ويسي ہي مدارات کرے ۔ جيسي بہتے پاني کے ساتہہ تيرنے والا کرتا ہے ۔

(۱۴۰) عاقل کی نفس کو عاقلون کے ساتھہ بیٹھہ کر ڈھونے مین۔ جو خوشی ہوتی ہے وہ جاہلون کے ساتھہ کھانے پینے مین نہین ہوتی۔ کیون کہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے۔

(۱۴۱) عاقل کو چاہئیے کہ اپنے بادشاہ کے ساتھہ بحری مسافر کی طرح رہے جس کا جسم ڈوبنے سے بچا بھی رہے تو دل خوف سے بے غم نہین رہتا۔

(۱۴۲) نیکوکارون کا عمدہ کلام عقل کے بیمار کو طبیب کا کام دیتا ہے۔

(۱۴۳) عاقل کی نصیحت عام لوگون کے لئے ہوتی ہے اور اُس کا راز خاص لوگون کے سوا سب کیلئے

سربستہ ہوتاہے۔

(۱۴۴) عاقل کب گھبراتاہے جب تم اُس کو جاہل کے پاس رہنے کہو۔

(۱۴۵) ہوشیار آدمی کو چاہیئے کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہیئے اُس کے لیئے وہ سب سامان مہیا کرے جو عقل کی رو سے اُس کے طلب کے لیئے ضروری ہوں اور اپنی کوشش سے باہر کے اسباب پر تکیہ نہ کرے جن کی طرف امید و عادات لیجاتیں۔

(۱۴۶) کسی جماعت کے بیچ میں بے سمجھے بوجھے پڑنے سے لڑائی میں نہتا جانا بہتر ہے۔

(۱۴۷) جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں اُن سے

عبرت حاصل کرو اور جو تمھارے بعد آنیوالے

ہین اُن کے لیئے عبرت نہ ہو۔

(۱۴۸) آدمی اپنے دشمن سے انتقام کیونکر لیے

اپنے مین فضیلت بڑھا کر۔

(۱۴۹) نوکر رکھنے مین امانت اور کام کی پوری

لیاقت کے سوا کسی کی سفارش ہرگز قبول نہ کرو۔

(۱۵۰) جو چیز تم سے جاتی رہے اُس کی

ضروری تلاش کے بعد اُس کی سوچ نہ کرو بلکہ جو باقی

رہگئی ہے اُس کی حفاظت کرو۔

(۱۵۱) تم جس کی نوکری کرتے ہو اگر وہ مضبوط

دل کا ہے تو اُس کے اہالی موالی کو ناراض کرکے

اُس کو راضی رکہو اور اگر وہ کمزور دل کا ہے تو اُس کو
ناراض کرکے اُس کے نوکرون کو راضی رکہو۔

(۱۵۲) تمہارا مقابل جبتک مناظرہ کے اصول پر
چلے تم اُس سے گفتگو کرو اور جب اُس سے الگ
ہوجائے تو اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو۔

(۱۵۳) بوڑہون مین سے جو شخص کمزوری کے
باعث کام نہ دیسکے اُس کی بہلائی سے ناامید
نہ ہونا چاہیے جب تک اُن تجربون کا حال کہلے
جو اُس کو حاصل ہین۔ پس اگر وہ تجربون سے مالامال
ہے تو اُس کی ضرورت باقی ہے۔ اور اگر
تہیدست ہے تو اُس کی جانب رغبت کا خاتمہ ہوچکا ہے

(۱۵۴) آدمی کو بدگمانی سے صرف اُسیوقت کام لینا چاہئیے جبکہ عقل کام نہ دیسکے عقل تم کو آغاز ہی مین انجام بتا دیتی ہے۔

(۱۵۵) خوف زدہ کو دلاسا دینا بھوکے کو کھانا کھلانے سے افضل ہے۔

(۱۵۶) غیر کے لئے کسی پر غصہ نہ کرو جس سے تمہارے باہمی تعلقات خراب ہوجائین کیونکہ اکثر ایسا ہوگا کہ وہ دونون آپس مین صلح کر لینگے اور تم اُن سے چھٹے رہوگے۔

(۱۵۷) ایسے شخص کی دوستی سے بچتے رہو جو سب سے زیادہ تمہاری ہی دھن مین لگا رہے اور یہہ چاہتا ہو

کہ تمہاری کوئی بات اُسپر پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ وہ
دوستی تم سے منقطع کر دیگا اور تم کو اپنا قیدی بنالیگا
(۱۵۸) سب سے کمزور وہ ہے جس مین اپنے راز
کے چھپانے کی قوت نہو - اور سب سے زورآور
وہ ہے جس کا زور اپنے غصہ پر چلے اور
سب سے صابر وہ ہے جو اپنے افلاس کو چھپائے
اور سب سے غنی وہ ہے کہ جو کچھہ اُس کو میسر آجائے
اُس پر قناعت کرے -
(۱۵۹) کسی شخص کی شہرت سے دہوکا کہا کر اُسکی
طرف مائل یا منحرف نہ ہو بلکہ اُس کی شہرت کے
ساتھہ اُس کی آزمایش بھی کر لیا کرو -

سچائی کی بھلائی

(۱۶۰) راست گوئی سے خلق کے معاملات قایم ہین اور دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے وہ جانبر نہین ہوتا۔

(۱۶۱) حکیمون کی راحت حق کے ملنے مین ہے اور نادانون کی باطل کے ملنے مین۔

جھوٹ کی برائی

(۱۶۲) بناوٹ کرنے والے کی باگ ڈھیلی کردوگے تو اُسکی سستی وکمزوری خود

ظاہر ہو جائیگی۔

(۱۶۳) جہوٹ بولنے والا اپنے مُنہ سے آپ رسوا ہوتا ہے۔

(۱۶۴) جہوٹ کا نقصان یہہ ہے۔ کہ جہوٹا واقعی صورت کو جو محسوس ہوتی ہے بہول جاتا ہے اور وہی جہوٹی صورت کو ذہن مین جما لیتا ہے اور اُسی پر اپنے کام کی بنیاد قائم کر لیتا ہے اس لیئے اُس کا جہوٹ آپسے آپ ظاہر ہو جاتا ہے۔

(۱۶۵) جہوٹے سے بہی کمتر وہ ہے جو اورونکے لیئے جہوٹ بولے اور ظالم سے بدتر وہ ہی جو غیر کے لیئے ظلم کرے۔

دنیا کی بے اعتباری

(۱۶۶) دنیا بری ہے یہہ جو کچہہ دیتی ہے لے لیتی ہے اور جو پہنائی ہے وہ اُتروالیتی ہے۔

(۱۶۷) دنیا کا طالب بحری مسافر جیسا ہے کہ اگر بچا رہا تو خطرہ مین پڑے رہنے والا کہلایا اور اگر ہلاک ہوا تو بوالہوس۔

(۱۶۸) دنیا کی محبت کانون کو حکمت سے بہرہ اور آنکہون کو بصیرت سے اندہا بنا دیتی ہے۔

مختلف اقوال

(۱۶۹) جب تیری خوبیون کی لوگون مین تعریف

ہونے سے تجھ مین غرور پیدا ہو تو اپنی چھپی ہوی برائیون پر غور کر اور تجھے اپنی واقفیت پر جو اپنی ذات کی نسبت ہو لوگون کی ستایش سے زیادہ وثوق ہونا چاہیے

(۱۷۰) اس عالم مین تمہاری جو چیز جبراً دوسرے کے قبضہ مین چلی جائے اُس پر اظہار افسوس نہ کرو کیونکہ اگر درحقیقت تمہاری ہوتی تو ہرگز اورون کے قبضہ مین نہ جاتی ۔

(۱۷۱) اپنے قرابت وار دشمن کے احسان سے ہرگز نہ گھبراؤ کیونکہ زرہ جو بچاتی ہے وہ اُسی تلوار کی ہمجنس ہے جو کاٹتی ہے ۔

(۱۷۲) نفس جب عقل سے نزدیک ہوگا تو غیرت

وسخاوت اختیار کریگا اور جب اُس سے دور ہوگا تو

جسم کی اطاعت کریگا۔ اور اُسکے ماسوا سے مُخالفت

اختیار کریگا۔

(۱۷۳) بُڑھاپے سے موت اُتنی ہی قریب ہے

جتنا پکا پھل ہوا چلتے وقت گرنے سے۔

(۱۷۴) تم کو۔ میٹھے کڑوے۔ نزدیک دور

ہونا چاہئے۔ بالکل نرم بھی نہ ہو کہ طمع کے دانت

تمپر تیز ہوں اور بالکل سخت بھی نہیں کہ لوگ تم سے

بھاگیں۔

(۱۷۵) جس نے موت کو پیش نظر رکھا اُس نے

اپنے نفس کو درست کیا۔ اور جس نے اپنے نفس کو

ناپاک کیا اُس سے اُس کے خاص لوگ بھی دشمنی رکھینگے۔

(۱۷۶) لوگون کو ذلت کے وقت نہین بلکہ قابو اور حکومت کے وقت آزماؤ کیونکہ جس طرح چرخ دینے سے سونے کی آزمایش ہوتی ہے۔

(۱۷۷) کسی حکیم سے پوچھا کہ تمہارے شاگرد شعر کہتے ہین اور تم نہین کہتے۔ اُس نے کہا کہ مین اُس سان کے مانند ہون کہ جو لوہے کو کاٹنے کے قابل بنا دیتا ہے اور خود نہین کاٹتا۔

(۱۷۸) جو بوڑھا بیاہ کرے اُس کی مثال ایسی ہی کہ خود دریا مین تیر نہ سکتا ہو وہ دوسرے کو اپنی گردن پر بٹھا کے کیونکر لیجائیگا۔

(۱۷۹) بدحالی مین افلاس کے مشورے سے بچو کہ وہ کوئی نیک مشورہ نہ دیگا۔

(۱۸۰) جس نے اپنے نفس کو محکوم رکہا نفس کے تمام ماتحتون نے اُس کی اطاعت کی۔

(۱۸۱) جو کام تم چہپا کر کرتے ہو اُس پر کبہی شخص کو ظاہر مین ملامت نہ کرو۔ اور اپنے نفس سے شرم کرو کیونکہ تمہاری جو بات اورون سے پوشیدہ ہے وہ اللہ تعالی سے تو پوشیدہ نہین ہے۔

(۱۸۲) تمہارے لئے سب سے زیادہ ضرر پہنچانے والی چیز یہہ ہے کہ تمہارے سردار کو یہہ معلوم ہو جائے کہ تمہاری حالت اُس سے بہتر ہے۔

(۱۸۳) انسان کو اُس کے گمان اور اندازہ سے بڑہکر دینا اُس کے نفس کو خراب کرنا اور اُس کو اُس کی تقدیر کا غلام بنانا ہے۔

(۱۸۴) آدمی کا دل جب مضبوط ہوتا ہے تو وہ عقل پر بھروسہ کرتا ہے اور جب کمزور ہوتا ہے تو تقدیر پر۔

(۱۸۵) جب مناظرہ میں تمہاری دلیل کی سرسبزی ہوگی تو اگر وہ شریف کے مقابلہ مین ہے تو وہ تمہاری تعظیم و توقیر کریگا اور اگر کمینے کے مقابلہ مین ہے تو وہ تم کو تکلیف پہنچائیگا اور تم سے کینہ رکھیگا۔

(۱۸۶) چار چیزین نہ ہوتین تو آدمی کے سب کام درست ہوتے۔ گہری نادانی۔ جہوٹی امید۔

رنجیدہ حرص - دوراز کار خواہش -

(۱۸۷) جوکم سنی مین شہوت و غضب کی اطاعت کریگا اُس پر بڑھاپے مین بدن کی کمزوری جولاحق ہوتی ہے بہت شاق گزرے گی - اور جو کم عمری مین قوت فکریہ کی اطاعت کریگا اور علم و معرفت کی رہنمائی پر چلیگا اُس پر جوانی کا زمانہ سخت گزرے گا مگر بڑھاپے مین آرام سے رہیگا -

(۱۸۸) آدمی پر کون سی چیز گران ہے - خاموشی

(۱۸۹) سب سے جلد جو چیزین جان کو گھلا دیتی ہین وہ یہہ ہین - غصہ پیکر رہجانا - جاہلون کا قاصر رہنا نصیحت کا منہ پر مارنا - خوش تقدیر لوگون کا عقلا پر ہنسنا

(۱۹۰) جہان قول کی زیادتی ہوتی ہے وہان فعل کی کمی ہوتی ہے - اور جہان تہمت لگتی ہے وہان بے تکلفی مین فرق آتا ہے -

(۱۹۱) بُرے زمانہ مین چونکہ احسان کی ناشکری اور بھلائی کے بدلے بُرائی ہوتی ہے اس لیئے وہ زمانہ بدلکر منعمون کی طبیعتون کو بخل و بُرائی کی طرف لے آتا ہے -

(۱۹۲) بدکاری زندگی زمانہ کی رسوائی -

(۱۹۳) کھلا عتاب چھپے کینہ سے بہتر ہے -

(۱۹۴) خیر خواہ کی مار بدخواہ کے پیار سے بہتر ہے -

(۱۹۵) امید کی برداشت مصیبت کی برداشت سے زیادہ دشوار ہے۔

(۱۹۶) جب اقبال آتا ہے تو خواہشین عقل کی طابع ہو جاتی ہین اور جب ادبار آجاتا ہے تو عقل خواہشون کی مطیع ہو جاتی ہے۔

(۱۹۷) نیک کی موت خود اُس کے لیئے راحت ہے اور بد کی اورون کے لیئے۔

(۱۹۸) میٹھا کڑوا کیا ہے۔ میٹھا با ادب فرزند کڑوا۔ بہاری دین۔

(۱۹۹) سب مین دشوار کیا ہے۔ اپنے نفس کو پہچاننا اور اپنے راز کو چھپانا۔

(۲۰۰) کون سی چیز لوگون کے اخلاق بگاڑتی ہے۔ زر

(۲۰۱) تین شخصون پر رحم کرنا چاہیے۔ ایک اُس عاقل پر جس پر جاہل حکمران ہو۔ دوسرے اُس کمزور پر جس پر زور آور قابض ہو۔ تیسرے اُس شریف پر جو کمینی کی جانب راغب ہو۔

(۲۰۲) بچے مین کونسی صفت قابلِ تعریف ہے حیا۔ یا خوف۔ حیا۔ کیونکہ حیا عقل کی طرف لیجاتی ہے اور خوف نامردی کی راہ دکھاتا ہے۔

(۲۰۳) کیا تدبیر کی جائے جو خطائین کم ہون۔ شریرون کی عداوت کے زد مین نہ آو۔

(۲۰۴) محتاج جب مالدار کی ریس کریگا وہ اُس

شخص جیسا ہوگا جس کو ورم ہو اور لوگون کو باور کرانا
چاہتا ہے کہ موٹا ہے اور اپنے ورم کو چھپاتا ہے -
(۲۰۵) اگر تم جاننا چاہو کہ کس طبقہ کے لوگون مین
تمہارا شمار ہے تو غور کرو کہ تم کس قسم کے لوگون کو
بہ سبب دوست رکھتے ہو -
(۲۰۶) جب تم کسی نوعمر کو گناہ کرتے دیکھو تو اُس کے
انکار کی گنجایش رہنے دو تاکہ وہ تنگ آکر ڈھٹائی پر
نہ آجائے -
(۲۰۷) کیا تدبیر کی جائے کہ آدمی محتاج نہ ہو -
اگر مالدار ہے تو میانہ روی اختیار کرے - اور
اگر محتاج ہو تو ہمیشہ کسی کام مین لگا رہے -

(۲۰۸) جو شخص بغیر نیکی و احسان کے تمہارا شکریہ
ادا کرے اُس کے ساتھ جلد نیکی و احسان کرو ورنہ
ستایش پلٹ کر نکوہش نہ ہو جاوے۔

(۲۰۹) جو شخص کہ مظلوموں سے مالامال ہوا وہ
بڑا ہو کر معنوں میں کنگال ہوا۔

(۲۱۰) جو غصے میں ہو اُس سے تکرار نہ کرو کہ شور و شر
اُترا رہے گا اور راہ راست پر نہ آوے گا۔

(۲۱۱) اوروں کی لغزش پر خوش نہ ہو کیونکہ
تم کو اُس کی کیا خبر ہے کہ زمانہ تم کو کیا کیا نیرنگیاں دکھاویگا

(۲۱۲) جب آدمی میں رسوائی کی شرم اور محنت
مزدوری کی برداشت نہ رہی تو اُس کے لیے چوری

کرنی آسان ہے۔

(۲۱۳) تمہارے ہمنشینون مین سب سے زیادہ ضررسان تم کو بانس پر چڑھا دینے والا اور لالچ دلانیوالا اور تم سے لپست ہمت ہے۔

(۲۱۴) آرام اور اطمینان ہی کی حالت مین احتیاط سے کام لو کیونکہ جب مصیبت آجاتی ہے تو کم ایسا ہوتا ہے کہ احتیاط فائدہ دے۔

(۲۱۵) سب سے بدبخت وہ ہے جو اورون کے لئے جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

(۲۱۶) کسی شخص مین جو اوصاف ہون اُن سے زیادہ بیان نہ کرو کیونکہ وہ اُس کو سچ سمجھ لیگا

اس لیئے کہ جو وصف تم اُس مین زیادہ کروگے وہ تمہارا

نقص شمار ہوگا۔

(۲۱۷) اگر تم کسی کی طبیعت کا پتہ لگانا چاہو تو اُس سے

مشورہ کر دیکہو پس تم کو اُس کے مشورے سے

اُس کے انصاف و ظلم اور نیکی و بدی کا حال معلوم

ہو جاےگا۔

(۲۱۸) سکوت مین سلامتی اور گفتگو مین

پشیمانی ہے۔

(۲۱۹) بہوک پیاس عشق کو کہاجاتی ہے۔

(۲۲۰) اکثر ہلاکت۔ امید پر تکیہ کرنے۔ زمانہ

سے حسن ظن رکہنے۔ ہمسرون سے مقابلہ کرنے۔

اور چھوٹی چھوٹی عداوتوں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں

ہوا کرتی ہے۔

(۲۲۱) تم میں اور بادشاہ میں کیا فرق ہے

بادشاہ شہوات کا غلام اور ہیں اُن کا آقا ہوں

(۲۲۲) موت کیا ہے۔ بغیر بیداری کی نیند

بیماروں کا آرام۔ عمارت کی ویرانی۔ عنصر کی ترکیب

لوٹنا۔ تونگروں کی ہیبت۔ بے نواؤں کی آرزو

جان کا سفر۔ پائی ہوی چیز کا کھونا۔

(۲۲۳) بوڑھا پا جسم کی قوت کو برباد کرتا اور

عقل کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

(۲۲۴) جب تم پردیس میں ہو تو وہیں کی روش

اختیار کرو۔

(۲۲۵) جس مین فائدہ نہ ہو اُس مین محنت و مشقت نہ کرو۔

(۲۲۶) صحت و سلامتی عمدہ چیزین ہین جو بہت کم یکجا ہوتی ہین۔

(۲۲۷) عالم بے عمل کے علم کی رونق ویسی ہی کم ہوتی ہے جیسے بڑے بخیل کے مال کی۔

(۲۲۸) جس نے اپنے تازیانے تادیب کو روکا وہ اپنے بیٹے کی زندگی تلخ کرنے والا ہے۔

(۲۲۹) جو شخص کوئی بھلائی کرے اُسپر واجب ہے کہ اُس کو فوراً بھلا دے۔ اور جس کے ساتھ

کوئی نیکی کی جائے اُسپر فرض ہے کہ اُس کو
ہمہ دم یاد رکھے۔

(٢٣٠) جو فکر معاش مین لگا اُس کے اخلاق
درست نہ ہون گے۔

(٢٣١) بدبخت وہ ہے جو آرزو پر جیتا ہے۔

(٢٣٢) جسمانی بیماری روحانی بیماری سے بہتر ہے

(٢٣٣) عورت کیا ہے۔ مرد کی فکر۔ بیان سے
باہر برائی۔ ہم نوالہ و ہم پیالہ درندہ۔ تمہاری ہی
چادر مین۔ شیرینی کپڑون مین چھپا ہوا کالا۔ جنگ
بے صلح۔ سونے والی اور تم کو بیدار رکھنے والی
دائمی رنج و مصیبت۔ کم عقل کی ہلاکت۔

(۲۳۴) جس کا بگاڑ زور پکڑ گیا ہو اُس کی ہرگز مدد نہ کرو ورنہ قبل اِسکے کہ تم اُس کو درستی کیطرف لاؤ وہ تم کو بگاڑ کیطرف کھینچ لیجاییگا۔

(۲۳۵) جسم کی درستی کا خیال رکھو کہ یہ جان کا آلہ ہے

(۲۳۶) کسی شخص کو اُس مرتبہ کے اعتبار سے نہ دیکھو جسپر زمانہ نے اُس کو پہنچایا ہے بلکہ اُس کی واقعی قیمت کے لحاظ سے کیونکہ اُس کا طبعی مقام بھی ہے

(۲۳۷) جو شخص تمہارے پاس آئے اُس کا کہنا ایسے امر مین ہرگز نہ مانو جس سے تمہاری مروت مین فرق آجائے اور تم خطرے مین پڑو اِس لیے سوا اور باتون مین اُس کی مدد کرو۔

(۲۳۸) اگر زمانہ کے فساد یا بادشاہ کی ناراضی یا اپنی پیرانہ سالی کے باعث تم خانہ نشینی اختیار کرنا چاہو تو تمہارا یہ مقصد اُسی صورت مین حاصل ہو سکتا ہے کہ تم کو کسی علم مین دستگاہ یا عبادت مین شہرت ہو کیونکہ اکثر صورتون مین یہہ دونون باتین بدروئیگی سے محفوظ رکھتی ہین۔

(۲۳۹) خوف کی تونگری سے امن کی بینوائی بہتر ہے۔

(۲۴۰) جہل سے بڑھکر کوئی محتاجی نہین۔ خودپسندی سے زیادہ کوئی وحشت نہین۔ اور مشورے سے زیادہ زیرک کوئی مصاحب نہین۔

(۲۴۱) درگزر ادنی کو اُتنا ہی بگاڑتی ہے جتنا اعلی کو بناتی ہے۔

(۲۴۲) آدمی کو اپنی صورت آئینہ مین دیکھنی چاہیے اگر اچھی ہے تو بد چلنی کو اُس مین ملانا اور بُری ہو تو دو بُرائیون کو ایک جا کرنا بُرا سمجھے۔

(۲۴۳) حکیم بیقاعدہ کے علاج سے صحت پانے سے باقاعدہ حکیم کے علاج سے مرجانا بہتر ہے کیونکہ اُس کو دونون حالتون کے انجام کی خبر ہے۔

(۲۴۴) آدمی کب مرتا اور زندہ ہوتا ہے دروغ گوئی وہ بیماری ہے کہ جس کو لگتی ہے

وہ جابر نہین ہوتا۔ اور سچائی وہ صحت کاملہ ہے

جو زائل نہین ہوتی۔

(۲۴۵) مصیبت کیا ہے اللہ تعالی کا عطیہ

آیندہ کی نعمتون کے شکریہ کا سرمایہ۔

(۲۴۶) جب تم کسی شخص کی درستی مین تمامی

تدابیر سے عاجز آجاؤ تو تم اپنے کو اُس سا بنا لو

کیونکہ جب تک تم اپنے کو اُس سا نہ بنا لوگے

تمہارا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

(۲۴۷) بھلائی کیا ہے۔ اپنی تکلیف

دوسرے کی راحت۔

(۲۴۸) بُرائی کیا ہے۔ اپنی راحت

دوسرے کی تکلیف۔

(۲۴۹) محبت کیا ہے۔ محدود بھلائی۔ غیر محدود برائی۔ دنیا بھر کی برائی اور دنیا بھر کی بھلائی۔ کیونکہ دنیا مین بڑی سے بڑی مصیبتین اس مین اٹھانی پڑتی ہین اور سب سے زیادہ راحتین اس مین میسر آسکتی ہین۔

(۲۵۰) جب تم کسی سے محبت کرو اور تم کو اُس کی محبت کا اندازہ تمہاری محبت کے ساتھہ مساوی نہ ہونے کی باعث اُس سے اپنی محبت کی کمی کے خواہان نہ ہو بلکہ اپنی جائے پر ثابت قدم رہو اور جہان تک ہو سکے اپنا سا بنانے کی

غور و فکر میں رہو ضرور تمہاری محبت کا شریک ہوجائیگا

(۲۵۱) جو نفع ظلم سے حاصل ہوتا ہے وہ نقصان پہنچانے والا ہے۔

تمت
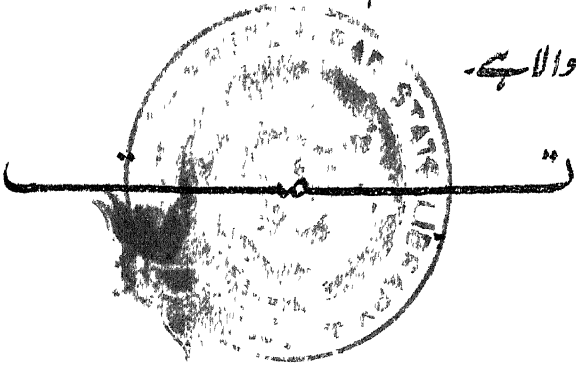
المرقوم غرہ محرم الحرام ۱۳۳۱ ہجری مقدسہ

مرزا صغر علی

غلط نامہ کتاب بحر الحکمت

صفحہ	غلط	صحیح	سطر	صفحہ	غلط	صحیح	سطر
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۳	حقیقتین	خصلتین	۶	۵۰	بہرہ	بہرا	۷
۲۲	شرافت کی	شرافت کے	۳	۵۴	افلاس کے	مفلس کے	۱
۲۵	سے بڑی	سے بڑہی	۵	۶۵	تازیانے	تازیانہ	۸
۲۸	ثواب	صواب	۱۱	۷۱	نہ ہونے کی	نہ ہونے کے	۹
۳۹	نخوت	نَخوت	۲				
۴۲	عاقل کی نفس	عاقل کے نفس	۱				
۴۳	اُس کے	اُس کی	۶				
۵۰	مین پڑہیے	مین پڑہنے	۵				